پروفیسر اویس احمد ادیب

انفاق فی سبیل اللہ اور قومی فلاح وبہبود

انفاق فی سبیل اللہ کے معنیٰ ہیں "اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے خرچ کرنا"۔ یہ اخراجات انسان کی جائز کمائی کا وہ حصہ ہوتے ہیں جو وہ اپنی خوشی سے خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس کا مقصد ملک اور قوم کی معاشی سماجی اور معاشرتی فلاح و بہبود ہوتا ہے۔ اس کا تعلق انسان کی اپنی ذات اور صفات سے ہوتا ہے مگر بالواسطہ طور پر اس کے اثرات پوری قوم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف۔ تو یہ مسئلہ بالکل ذاتی اور انفرادی ہوتا ہے جو انسان کے اپنے مذہبی رجحانات، عقائد، حسنِ کردار اور حُسن سے متعلق ہوتا ہے اور دوسری طرف وہ ملک اور قوم کی اجتماعی زندگی سے متعلق ہو کر ملک کی سالمیت، بقا اور ترقی کا باعث ہوتا ہے۔

معاشی نقطۂ نظر

معاشی نقطۂ نظر سے ترقی پذیر ملکوں میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ ملک کی معیشت بدحالی سے خوشحالی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ یہ ملک کی معیشت کو بہتر بنانے کا خاص ذریعہ ہے۔ ملک کے دولت مند لوگ اپنی

جمع شدہ دولت خرچ کر کے اپنی تعیشات کو تسکین بہم پہنچاتے ہیں مگر جب وہ اسی دولت کو غریبوں، مجبوریوں اور محتاجوں کی مدد کے لیے خرچ کرتے ہیں تو وہ مُلک کی معیشت میں ایک نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ تعیشات مُضر اور نقصان دہ بھی ہوتی ہیں۔ بعض سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اگر یہ رقم ناجائز اور غیر شرعی احتیاجات کی تسکین پر خرچ کی جاتی ہے تو انھیں دُنیا ہی میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور پھر عاقبت بھی خراب ہوجاتی ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ دولت کا ایسا مصرف کیا چاہیے کہ جس سے دُنیا بھی بنے اور عاقبت بھی۔ قوم کے جن افراد کی "انفاق" کے ذریعہ مدد کی جاتی ہے، ان کی معاشی اور اقتصادی حالت بہتر ہوجاتی ہے کیونکہ بالواسطہ طور پر ان کی آمدنی میں اضافہ ہوجاتا ہے، ان کا معیارِ زندگی بلند ہوجاتا ہے، ان کی کارکردگی بہتر ہوجاتی ہے۔ وہ معاشرے میں معاشی جدوجہد کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنی آمدنی میں خود ہی اضافہ کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح معاشرے سے ایسے جرائم مثلاً چوری بے ایمانی، ڈکیتی، رہزنی وغیرہ آہستہ آہستہ ختم ہوجاتے ہیں، مفلسی اور غربت بھی رفتہ رفتہ دُور ہوتی جاتی ہے، دوسرے الفاظ میں یہ خرچ قوم کی مادّی ترقی میں مدد کرتا ہے اور قوم کو بیروزگاری اور دوسرے قسم کے خلفشار سے بچاتا ہے۔ مُلک کی معاشی اور معاشرتی حالت میں شگفتگی پیدا ہوجاتی ہے۔

جذبۂ ایثار و قربانی

ایسے لوگ جو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں، اپنے ذاتی مفاد کو نظرانداز کر کے دُوسروں کی بھلائی اور ان کا فائدہ پیش نظر رکھتے ہیں اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب کہ ان کے دلوں میں وطن اور قوم کی محبت کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے ایثار اور قربانی کے لیے تیار ہوجاتے ہیں، "انفاق" ایک شرع کے پابند مسلمان کی پوری زندگی پر حاوی اور محیط ہوتا ہے۔ ایثار و قربانی جو اس کا جزو اعظم ہے، خدا کی خوشنودی اور رضامندی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ جذبۂ طمع، لالچ اور خود غرضی اس میں شامل نہیں ہوتے بلکہ مصیبت زدہ اور ضرورت مندوں کی دلجوئی اس کا مقصد ہوتا ہے۔

ضرورت مندوں میں ہر وہ شخص شامل ہے جو معاشی طور پر اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل نہ کرسکتا ہو۔ ہمارے معاشرے میں مصیبت زدہ، یتیم، مسکین، بیمار، اندھے، لنگڑے، لولے، اپاہج افراد کی بہت زیادہ تعداد ہے جو ہماری سوسائٹی پر بار بنتے ہیں ان کی مدد کرکے سوسائٹی کو ان کے بار سے بچایا جاسکتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں جن افراد قوم کی مدد کی جائے ان پر کسی قسم کا احسان نہ جتایا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کی خودداری اور عزتِ نفس کو ٹھیس لگتی ہے اور اس نیکی کا جو اجر اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اس میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

قرآن کریم میں خوشخبری

قرآن کریم میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی زبردست ہدایت آئی ہے۔ پارہ ۳ کی سورۂ بقرہ کی آیت ۲۶۱ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے:-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ:- ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانے سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو۱۰۰ دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کے درجے دوچند کردیتا ہے۔

پاکستان اور سیلاب

یہ ہے فضیلت انفاق فی سبیل اللہ کی۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے دنیا ہی میں پھلتا ہے۔ اس کے خوشحال ہونے کا انداز اناج کی بالی کی مثال سے واضح کردیا گیا ہے۔ جب افراد اس طرح پھلتے پھولتے ہیں تو پھر قوم کیوں نہ خوشحال ہو معیشت کی بدحالی ختم ہوجاتی ہے اور ملک میں دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے والوں

کی تعداد ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت ہم اوپر دی ہوئی آیت کی روشنی میں اپنے ملک اور قوم کی حالت کا اندازہ لگائیں تو کروڑوں افراد انفاق فی سبیل اللہ کے مستحق نظر آتے ہیں۔ سیلاب نے ملک کے باشندوں کی معاشی اور معاشرتی حالت کو تباہ و برباد کر دیا ہے، کھیتیاں تباہ ہوگئیں، صنعتیں ختم ہوگئیں، گھروں کا گزر اوقات کا مال و اسباب سیلابی پانی بہا لے گیا، مکانات گر گئے، ملک کے مویشی بھی اس کی نذر ہوگئے اس ہولناک تباہی نے انھیں بے یار و مددگار کھلے میدانوں میں لا کھڑا کیا ہے۔ بچے لاوارث اور یتیم ہوگئے، عورتیں بیوہ ہوگئیں، ان کے کمانے والے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ایسی صورت میں انفاق فی سبیل اللہ ان کی مدد کا باعث ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے غذا، کپڑا، دوا اور دوسری ضروری اشیاء مہیا کرنا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ہماری عوامی حکومت نے سیلاب کی تباہ کاریوں کو کم کرتے ہوئے عوام کی بے پناہ مدد کی ہے۔ غیر ملکوں نے بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ہماری حکومت کو امداد فراہم کی ہے۔ ہماری قوم نے بھی حتی الوسع اس میں کوشش کی ہے مگر انفاق خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کی مدد کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس جذبۂ انفاق کی بدولت ہماری قوم میں دوبارہ توانائی اور خوشحالی آ سکتی ہے۔ جو لوگ دوسروں کی دشواریاں اور تکلیفیں دور کرتے ہیں اور اس سلسلے میں صرف زبانی ہی نہیں بلکہ عملی قدم اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اپنی دشواریاں اور تکلیفیں دور کر دیتا ہے، ان کے ہر کام کو سہل اور آسان بنا دیتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ کی قربت حاصل کرنے اور بھلائی کو پہنچنے کے سلسلہ میں یوں ارشاد ہوا ہے:

انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق احکامات

"لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ .

ترجمہ:۔ تم بھلائی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنی محبوب ترین چیز قربان نہ کر دو۔"

اس کا مقصد یہ ہوا کہ بھلائی کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے قربانی اور وہ بھی عزیز ترین شئے کی ضروری ہے۔ "اِنفاق فِی سبیلِ اللہ" عزیز ترین شئے یعنی اپنی کمائی کی

قربانی کا بہترین مظہر ہے۔ اور اس کا بڑا اچھا بدلہ ملے گا۔ پارہ ۳ سورۂ بقرۃ کے رکوع ۳۷ میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اچھا بدلہ دینے کا یوں وعدہ کیا گیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ جو لوگ رات دن اپنا مال کھلے اور چھپے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ ان کو کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔"

اس طرح ظاہری یا باطنی طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ کی نظر میں بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو دنیاوی اور اخروی زندگی میں کسی قسم کا خوف و خطر نہ ہوگا، کیونکہ اللہ ان کو چاہتا ہے، اللہ کی اس چاہت کا تذکرہ سورۂ بقرہ کے رکوع ۲۴ میں یوں ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرو اور اپنے آپ کو تباہی میں مت ڈالو اور نیکی کرو۔ بیشک خدا نیکی کرنے والوں کو چاہتا ہے۔"

اس طرح انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ قوم اور ملک کی مدد بھی ہوجاتی ہے اور اللہ سے قربت بھی حاصل ہوجاتی ہے۔